مکاتیب

(۱)

مکرمی مدیر صاحب الشریعہ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ مزاج گرامی!

تازہ شمارہ (اکتوبر ۲۰۰۵ء) ایک روز کی تاخیر سے ملا۔ باقی دوستوں کے ہاں دیکھا تو گمان ہوا کہ اس بار ترسیل سے رہ گیا ہے مگر ایک روز بعد ملنے پر میرا گمان غلط ثابت ہوا۔

شمارہ ملا تو میں بہت ہی مخدوش اور مخبوط صورت حال میں تھا۔ نوید انور نوید کی بے وقت موت، پھر مرحوم کے ساتھ رفاقت کے ماہ وسال اور اس دوران ان کے ساتھ ربط وتعلق کی اونچ نیچ ذہن پر چھا گئی۔ مصروفیات کے تمام بندھن ٹوٹ پھوٹ گئے۔ مرحوم کا طویل کیریر ذہن کی سکرین پر فلم کی طرح رواں ہو گیا۔ مسجد نور کی تحریک خاص طور پر مرحوم کی ایجی ٹیشنل صلاحیت کا ابتدائی شاہکار تھی۔ اس وجہ سے مسجد نور کے ارباب علم نے ان کو ہمیشہ یاد رکھا۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ مولانا سرفراز خان صفدر صاحب اپنے دروس کی ہر جلد مرحوم کو بطور خاص بھجواتے رہے۔ گوجرانوالہ کے اہل علم ودین کے اس اعتراف کے علاوہ شہر وسیاست دوراں میں مرحوم کو کہیں بھی نہ جگہ مل سکی اور نہ قرار ہی آیا۔ ان کی آخری پناہ ڈسٹرکٹ بار ایسوسی ایشن گوجرانوالہ تھی۔ یہ عجیب وغریب بات ہے کہ ہماری بار پر کچھ عرصہ سے عمومی سیاست سے دل شکستہ نوجوانوں کا قبضہ ہے۔ ان میں نوید صاحب سرفہرست تھے۔ انہوں نے ڈسٹرکٹ بار کا سترہ بار انتخاب لڑا۔ پانچ بار سیکرٹری، تین بار صدر اور دو بار پنجاب بار کونسل کے رکن ہوئے۔ باقی بار ''ہار'' کے ہار گلے میں ڈالے۔ جنوری ۲۰۰۵ء کے سالانہ انتخابات میں انہوں نے آخری بار قسمت آزمائی کی۔ ان کی وفات بڑی مختصر علالت کے بعد زید ہسپتال میں ہوئی۔ بیمار تو بہت عرصہ سے تھے مگر بیماری کو کبھی اپنے ذہن پر سوار نہیں ہونے دیا۔ بیماری نے شدت اختیار کر لی تو وزن کافی کم ہو چکا تھا۔ گوشت جسم سے اتر چکا تھا۔ وہ صحیح معنوں میں زندہ لاشہ کی صورت اختیار کر چکے تھے۔ آخری مرحلہ میں جب فاضل ہسپتال لائے گئے تو حالت یہ تھی کہ پیٹ سے خون کا بہاؤ بھی جاری تھا اور ساتھ ہی ڈرپ کے ذریعہ خون کی سپلائی کی رسم بھی ادا ہو رہی تھی، مگر خون جسم میں ٹھہرنے کا نام نہیں لیتا تھا۔ چند گھنٹوں بعد لاہور ریفر کر دیا گیا جہاں جا کر رات بارہ بجے بے ہوش ہوئے۔ اس دم تک، بیماری کی اس حالت میں بھی ذہن پوری طرح توانا تھا اور وہ اپنی کچہری کی ذمہ داریوں سے باخبر رہنے کی کوشش میں رہے۔ پھر چند گھنٹے بعد سفر آخرت پر روانہ ہو گئے۔ شعبان کی آخری تاریخ تھی اور نماز جنازہ میں وکلا اور ججوں کی کثیر تعداد شریک تھی۔ وکلا ساتھیوں نے واقعتاً ان کو پورے اعزاز کے ساتھ رخصت کیا۔ ہمارے ہاں بہت سینئر وکلا کے جنازے میں بھی